لا الہ الا اللہ کی شرطیں: ایک علمی و اعتقادی مطالعہ

کلمہ توحید یعنی «لَا إِلَهَ إِلَّا اللہ» کی آٹھ بنیادی شرطیں ہیں:

1.العِلْمُ الْمُنَافِي لِلْجَهْلِ (ایسا علم جو جہالت کو دور کرے)	2.الْيَقِينُ الْمُنَافِي لِلشَّكِّ (ایسا یقین جو ہر قسم کے شک کو ختم کرے)
3.الْإِخْلَاصُ الْمُنَافِي لِلشِّرْكِ (ایسا اخلاص جو شرک اور دکھاوے کو مٹادے)	4.الصِّدْقُ الْمُنَافِي لِلْكَذِبِ (ایسی سچائی جو جھوٹ کی نفی کرے)
5. الْمَحَبَّةُ الْمُنَافِيَةُ لِلْبُغْضِ (ایسی محبت جو بغض و نفرت کا خاتمہ کرے)	6.الانْقِيَادُ الْمُنَافِي لِلتَّرْكِ (ایسی فرمانبرداری جو نافرمانی سے روکے)
7.القَبُولُ الْمُنَافِي لِلرَّدِّ (ایسا قبول کرنا جو رد کرنے کے خلاف ہو)	8.الْكُفْرُ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ (اللہ کے سوا ہر باطل معبود کا انکار کرنا)

ان تمام شرطوں کو اس خوبصورت عربی شعر میں جمع کیا گیا ہے:

عِلْمٌ يَقِينٌ وَإِخْلَاصٌ وَصِدْقُكَ مَعْ　　مَحَبَّةٍ وَانْقِيَادٍ وَالْقَبُولِ لَهَا

وَزِيدَ ثَامِنُهَا الْكُفْرَانُ مِنْكَ بِمَا　　سِوَى الْإِلَهِ مِنَ الْأَوْثَانِ قَدْ أُلِهَا

علماء کرام نے یہ آٹھ شرطیں اپنی مرضی یا خواہش سے طے نہیں کیں، بلکہ انہوں نے اللہ کی کتاب اور نبی کریم ﷺ کی سنت کا گہرا مطالعہ کرکے انہیں نچوڑ کے طور پر نکالا ہے۔ دین کے تمام معاملات کا یہی طریقہ ہے۔ جیسے آپ فقہ کی کتابوں میں دیکھتے ہیں کہ نماز، زکوٰۃ اور حج کی کچھ شرطیں ہوتی ہیں جن کے بغیر یہ عبادتیں قبول نہیں ہوتیں، بالکل اسی طرح یہ کلمہ توحید بھی صرف زبان سے کہہ دینے سے فائدہ نہیں دیتا، جب تک کہ انسان ان شرطوں کو پورا نہ کرے۔

یہاں سے ہمیں ان لوگوں کی غلطی کا پتہ چلتا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ بغیر کسی قید و شرط کے صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینا ہی نجات کے لیے کافی ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو منافقین کا یہ کہنا کہ: ﴿نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ ٱللَّهِ﴾ [المنافقون:1]، (ترجمہ: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں) یا ان کا یہ کہنا کہ: ﴿ءَامَنَّا﴾ [البقرۃ: 14] انہیں فائدہ پہنچاتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو جھوٹا قرار دیا کیونکہ ان کے دل ان شرطوں سے خالی تھے۔

مشہور تابعی وہب بن منبہ رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: "کیا لا الہ الا اللہ جنت کی چابی نہیں ہے؟" انہوں نے بہت پیارا جواب دیا: «قَالَ : بَلَى، وَلَكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ إِلَّا وَلَهُ أَسْنَانٌ، فَإِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهُ أَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ، وَإِلَّا لَمْ يَفْتَحْ لَكَ»، انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں! لیکن ایسی کوئی چابی نہیں ہوتی جس کے دندانے نہ ہوں۔ پس اگر تم ایسی چابی لے کر آؤ گے جس کے دندانے ہوں تو تمہارے لیے (جنت کا تالا) کھول دیا جائے گا، ورنہ تمہارے لیے نہیں کھولا جائے گا۔

شرطوں کی تفاصیل اور ان کے دلائل:

1.العلم (ایسا علم جو جہالت کو دور کرے) اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کلمے کے معنی اور مقصد کو اچھی طرح جانتا ہو کہ یہ کلمہ کس چیز کی نفی کرتا ہے اور کس کا اثبات کرتا ہے۔ اگر کوئی اس کے معنی سے بالکل جاہل ہو تو اسے یہ کلمہ فائدہ نہیں دے گا۔

- **قرآن سے دلیل:** اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَٱعۡلَمۡ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ﴾ [محمد: 19]۔ (ترجمہ: تو آپ جان لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے)
یہاں اللہ نے بات کرنے اور عمل کرنے سے پہلے "علم" حاصل کرنے کا حکم دیا۔
- **دوسری دلیل:** فرمایا: ﴿وَلَا يَمۡلِكُ ٱلَّذِينَ يَدۡعُونَ مِن دُونِهِ ٱلشَّفَٰعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ بِٱلۡحَقِّ وَهُمۡ يَعۡلَمُونَ﴾ [الزخرف: 86]۔ (ترجمہ: جنہیں یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت کرنے کا اختیار نہیں رکھتے مگر ہاں جو حق بات کا اقرار کریں اور انہیں علم بھی ہو) مفسرین فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے کہ وہ زبان سے حق (لا الہ الا اللہ) کی گواہی دیں اور دل سے اس کا مطلب بھی جانتے ہوں۔
- **حدیث سے دلیل:** صحیح مسلم میں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: «مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ». [المسلم: 26] (ترجمہ: جو شخص مرگیا اور وہ (یقین کے ساتھ) جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ جنت میں داخل ہوگا)

2. اليقين (ایسا یقین جو شک و شبہے کو ختم کرے)

کلمہ پڑھنے والے کے دل میں توحید پر پورا اور کامل یقین ہو، اس میں کسی قسم کا کوئی شک، شبہ یا تردد نہ ہو۔

- **قرآن سے دلیل:** اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إِنَّمَا ٱلۡمُؤۡمِنُونَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ثُمَّ لَمۡ يَرۡتَابُواْ﴾ [الحجرات: 15]۔ (ترجمہ: مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر پختہ ایمان لے آئے پھر شک و شبہ نہیں کیا)۔
- **حدیث سے دلیل:** صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيهِمَا إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ». [المسلم: 27] (ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ جو بندہ بھی ان دونوں (شہادتوں) کے ساتھ، ان میں شک کیے بغیر اللہ سے ملے گا، وہ (ضرور) جنت میں داخل ہوگا)۔

3. الإخلاص (ایسا اخلاص جو شرک اور دکھاوے کو ختم کرے)

انسان یہ کلمہ پورے اخلاص اور اللہ کی رضا کی خاطر زبان سے ادا کرے، اس میں دنیاوی لالچ، نیت کی خرابی یا دکھاوا شامل نہ ہو بلکہ دل بالکل صاف ہو۔

قرآن سے دلیل: اللہ کا فرمان ہے: ﴿ وَمَآ أُمِرُوٓاْ إِلَّا لِيَعۡبُدُواْ ٱللَّهَ مُخۡلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ ﴾ [البينة: 5]، (ترجمہ: انہیں صرف اللہ کی عبادت کرنے اور اسی کے لیے دین کو خالص رکھنے کا حکم دیا گیا تھا) اور فرمایا: ﴿أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ﴾ [الزمر: 3]۔ (ترجمہ: خبردار! اللہ تعالیٰ کے لیے ہی خالص عبادت کرنا ہے) عربی میں خالص اس صاف ستھری چیز کو کہتے ہیں جس میں کوئی ملاوٹ نہ ہو۔

- **حدیث سے دلیل:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ القِيَامَةِ، مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ». [البخاري: 99]۔ (ترجمہ: بروز قیامت سب سے زیادہ میری شفاعت سے وہ شخص فیض یاب ہوگا، جو سچے دل سے یا سچے جی سے «لا الہ الا اللہ» کہے گا)۔

- اور حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: «أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ مَعِي فِيهِ غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ». [المسلم: 2985]۔ (ترجمہ: شریک بنائے جانے والوں میں سب سے زیادہ میں شرک سے بے نیاز ہوں۔ جس شخص نے بھی کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک کیا تو میں اسے اس کے شرک کے ساتھ اکیلا چھوڑ دیتا ہوں)

4.الصدق (ایسی سچائی جو جھوٹ کی نفی کرے)

انسان یہ کلمہ سچے دل سے کہے، یعنی جو بات زبان پر ہو، دل بھی اندر سے اسی کی گواہی دے رہا ہو۔ اگر زبان پر کلمہ ہو اور دل میں انکار، تو یہ منافقوں کا طریقہ ہے۔

- قرآن سے دلیل: منافقین کے بارے میں اللہ نے فرمایا: ﴿إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُنَٰفِقُونَ قَالُواْ نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُۥ وَٱللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ لَكَٰذِبُونَ﴾ [المنافقون: 1]۔ (ترجمہ: اے نبی جب آپ کے پاس منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ منافقین جھوٹے ہیں)، ان کو اسلئے جھوٹا کہا گیا کیونکہ ان کے دل میں نفاق تھا اور زبان پر ایمان کا جھوٹا دعویٰ، یعنی اپنے دعوے میں سچے نہیں تھے۔
- حدیث سے دلیل: آپ ﷺ نے فرمایا: «ما مِن أحدٍ يشهدُ أن لا إله إلا اللهُ، وأنِّي رسولُ اللهِ، صِدْقًا من قلبِه إلا حَرَّمَهُ اللهُ على النارِ» [البخاري: 128]۔ (ترجمہ: جو شخص سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، اللہ تعالیٰ اس کو (دوزخ کی) آگ پر حرام کر دیتا ہے)

5.المحبة (ایسی محبت جو بغض اور نفرت کو ختم کرے)

بندہ اس کلمے سے، اس کے تقاضوں سے، اللہ اور اسکے رسول سے اور کلمہ پڑھنے والے تمام مسلمانوں سے سچی محبت کرے۔

- قرآن سے دلیل: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ ٱللَّهِ ۖ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ ۗ﴾ [البقرة: 165]۔ (ترجمہ: بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے ساتھ اوروں کو شریک ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیے اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں)
- حدیث سے دلیل: آپ ﷺ نے فرمایا: «ثَلاثٌ مَن كُنَّ فيه وجَدَ حَلاوَةَ الإيمانِ: أنْ يَكونَ اللَّهُ ورَسولُهُ أحَبَّ إلَيْهِ مِمَّا سِواهُما، وأَنْ يُحِبَّ المَرْءَ لا يُحِبُّهُ إلَّا لِلَّهِ، وأَنْ يَكْرَهَ أنْ يَعُودَ في الكُفْرِ كما يَكْرَهُ أنْ يُقْذَفَ في النَّارِ». [متفق عليه]۔ (ترجمہ: تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ پیدا ہو جائیں اس نے ایمان کی مٹھاس کو پا لیا۔ اول یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بن جائیں، دوسرے یہ کہ وہ کسی انسان سے محض اللہ کی رضا کے لیے محبت رکھے۔ تیسرے یہ کہ وہ کفر میں واپس لوٹنے کو ایسے ہی ناپسند کرے جیسا کہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے)

6.الانقیاد (ایسی فرمانبرداری جو نافرمانی سے روکے)

کلمے کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ انسان اللہ کے احکامات اور اس کی شریعت کے سامنے پوری طرح سر جھکا دے اور عملی طور پر اس کا سچا فرمانبردار بن جائے۔

- قرآن سے دلیل: اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَمَن يُسۡلِمۡ وَجۡهَهُۥٓ إِلَى ٱللَّهِ وَهُوَ مُحۡسِنٞ فَقَدِ ٱسۡتَمۡسَكَ بِٱلۡعُرۡوَةِ ٱلۡوُثۡقَىٰۗ﴾ [لقمان: 22]۔ (ترجمہ: اور جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے تابع کر دے اور ہو بھی وہ نیکوکار تو یقیناً اس نے مضبوط کڑا تھام لیا)۔ یہاں عروہ وثقیٰ (مضبوط کڑا) سے مراد (لا الہ الا اللہ) ہے۔ مزید فرمایا: ﴿وَأَنِيبُوٓاْ إِلَىٰ رَبِّكُمۡ وَأَسۡلِمُواْ لَهُۥ﴾ [الزمر: 54]۔ (ترجمہ: تم سب اپنے پروردگار کی طرف جھک پڑو اور اس کے تابعدار ہو جاؤ)۔

7.القبول (ایسا قبول کرنا جو رد کرنے کے خلاف ہو)

کلمہ توحید کے جتنے بھی احکام، حلال و حرام اور تقاضے ہیں، انہیں دل و جان سے قبول کیا جائے، ان پر کوئی اعتراض نہ کیا جائے اور نہ ہی تکبر دکھایا جائے۔

- قرآن سے دلیل: مکہ کے کافروں نے اسے رد کیا تو اللہ نے فرمایا: ﴿ إِنَّهُمۡ كَانُوٓاْ إِذَا قِيلَ لَهُمۡ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ يَسۡتَكۡبِرُونَ ۝٣٥ وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوٓاْ ءَالِهَتِنَا لِشَاعِرٖ مَّجۡنُونِۭ﴾ [الصافات: 35-36]۔ (ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ سرکشی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی بات پر چھوڑ دیں)

8.الكفر بما يُعْبَدُ من دون الله (اللہ کے سوا ہر باطل معبود کا انکار کرنا)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی ذات پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے شرک، بت پرستی، اور باطل معبودوں سے بیزاری اور ان کے کفر کا اعلان کیا جائے۔

- قرآن سے دلیل: فرمایا: ﴿فَمَن يَكۡفُرۡ بِٱلطَّٰغُوتِ وَيُؤۡمِنۢ بِٱللَّهِ فَقَدِ ٱسۡتَمۡسَكَ بِٱلۡعُرۡوَةِ ٱلۡوُثۡقَىٰ﴾ [البقرة: 256]۔ (ترجمہ: پس جو شخص معبودانِ باطلہ کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لائے تو اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا) ایسے ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بت پرستی سے براءت اور بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا: ﴿إِنَّا بُرَءَٰٓؤُاْ مِنكُمۡ وَمِمَّا تَعۡبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ كَفَرۡنَا بِكُمۡ﴾ [الممتحنة: 4]۔ (ترجمہ: ہم تم سے اور جن کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو ان سب سے بری اور بیزار ہیں، ہم تمہارے عقائد کا انکار کرتے ہیں)
- حدیث سے دلیل: صحیح مسلم میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ». [المسلم: 23]۔ (ترجمہ: جس نے «لا إله إلا الله» کہا اور اللہ کے سوا جن کی بندگی کی جاتی ہے، ان (سب) کا انکار کیا تو اس کا مال و جان محفوظ ہو گیا اور اس کا حساب اللہ پر ہے)

اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي، وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي، وَزِدْنِي عِلْمًا (آمين)

ملخص من محاضرة فضيلة الشيخ عبد الرزاق بن عبد المحسن البدر رحمه الله.

اتصل بنا على البريد الإلكتروني: growthunion114@gmail.com